پروین شاکر

پروین شاکر 24 رنومبر 1952ء کو کراچی (پاکستان) میں پیدا ہوئیں۔ ویسے ان کے اسلاف کا وطن ہندوستان کے لہر یا سرائے، دربھنگہ (بہار) میں تھا۔ ان کے والد سید ثاقب حسین خود بھی شاعر تھے اور شاکر تخلص کرتے تھے۔ اسی نسبت سے پروین اپنے نام کے ساتھ شاکر لکھتی تھیں۔ ہندوستان کے بٹوارے کے بعد ان کے والد پاکستان ہجرت کر گئے تھے۔

پروین شاکر کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ اس کے بعد رضیہ گرلس ہائی اسکول میں ان کا داخلہ ہوا۔ جہاں سے انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بی اے کی ڈگری انہوں نے سرسید گرلس کالج سے حاصل کی۔ کراچی یونی ورسٹی سے انگریزی میں ایم اے کیا۔ پھر لسانیات میں بھی ایم اے کی ڈگری حاصل کی اور دونوں ہی امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ 1971ء میں انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کر لی۔ ان کے تحقیقی مقالے کا عنوان 'جنگ میں ذرائع وابلاغ کا کردار' تھا۔ لیکن ان کا تعلیمی سلسلہ یہیں پر ختم نہیں ہوا۔ وہ ہارورڈ یونی ورسٹی، امریکہ سے وابستہ ہو گئیں جہاں سے انہوں نے بینک ایڈمنسٹریشن میں ایم اے کیا۔ تعلیمی سلسلہ ختم ہوا تو پروین شاکر نے عبداللہ گرلس کالج میں انگریزی لکچرر کی حیثیت سے ملازمت کر لی اور تقریباً 9 ربرسوں تک درس وتدریس کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ اس کے بعد انہوں نے سول سروس کا امتحان دیا اور کامیاب ہوئیں۔ اس کے بعد ان کا تقرر محکمہ کسٹمز میں ہو گیا اور وہ کسٹم کلکٹر ہو گئیں۔ اس عہدے سے ترقی کرتے ہوئے پرنسپل سکریٹری پھر سی بی آر اسلام آباد میں مقرر ہوئیں۔

پروین شاکر کی شادی اپنے خالہ زاد بھائی ڈاکٹر نصیر علی سے ہوئی لیکن یہ رشتہ جلد ہی ٹوٹ گیا۔ دراصل دونوں کے مزاج میں کافی فرق تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ المیہ ذہنی عدم توازن کی وجہ سے ہی پیدا ہوا۔ ان سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا جس کا نام سید مراد علی رکھا گیا۔

بہر حال، 1989ء میں پروین شاکر طلاق لے کر شوہر سے آزاد ہو گئیں۔ انہوں نے 42 برس کی عمر پائی جس میں 27 برسوں تک شاعری کی۔ انہوں نے پندرہ برس کی عمر میں شاعری شروع کر دی تھی۔

پروین شاکر بے حد نرم دل خاتون تھیں۔ ان کے اندر ہمدردی کے جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ مہذب، حساس اور بے حد ذہین بھی تھیں۔ ان کا مطالعہ بھی وسیع تھا۔ انھیں نسائی تحریک سے وابستہ کیا جاسکتا ہے کیوں کہ ان کی شاعری میں عورتوں کے جذبات بہت ہی شدت کے ساتھ اور فطری انداز میں ابھرے ہیں۔

پروین شاکر کے کئی شعری مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ 1977ء میں ان کا پہلا مجموعہ کلام 'خوشبو' سامنے آیا۔ اس کے بعد 1981ء میں 'صد برگ'، 1984ء میں 'خود کلامی'، 1990ء میں 'انکار' اس کے بعد 'ماہِ تمام' کے نام سے کلیات بھی شائع ہوا۔ 'کفِ آئینہ' کے نام سے ایک اور مجموعہ کلام شائع ہوا۔

پروین شاکر کی وفات 26 دسمبر 1994ء کو اسلام آباد کے نزدیک ایک سڑک حادثے میں ہوئی۔ لیکن نسائی تحریک کی یہ شاعرہ اپنے کلام میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہیں گی۔

پروین شاکر

(۱)

گئے موسم میں جو کھلتے تھے گلابوں کی طرح
دل پہ اتریں گے وہی خواب عذابوں کی طرح

راکھ کے ڈھیر پہ اب رات بسر کرنی ہے
جل چکے ہیں مرے خیمے، مرے خوابوں کی طرح

ساعتِ دید کے عارض ہیں گلابی اب تک
اولیں لمحوں کے گلنار حجابوں کی طرح

غیر ممکن ہے ترے گھر کے گلابوں کا شمار
میرے رستے ہوئے زخموں کے حسابوں کی طرح

یاد تو ہوں گی وہ باتیں تجھے اب بھی لیکن
شیلف میں رکھی ہوئی بند کتابوں کی طرح

کون جانے کہ نئے سال میں تو کس کو پڑھے
تیرا معیار بدلتا ہے نصابوں کی طرح

شوخ ہوجاتی ہے اب بھی تری آنکھوں کی چمک
گاہے گاہے، ترے دلچسپ جوابوں کی طرح

ہجر کی شب، مری تنہائی پہ دستک دے گی
تیری خوشبو، مرے کھوئے ہوئے خوابوں کی طرح

(۲)

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہوگئے
موسم کے ہاتھ بھیگ کے سفاک ہوگئے

بادل کو کیا خبر ہے کہ بارش کی چاہ میں
کیسے بلند و بالا شجر خاک ہوگئے

جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں
بچے ہمارے عہد کے چالاک ہوگئے

لہرا رہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس
سورج کی شہ پہ تنکے بھی بے باک ہوگئے

بستی میں جتنے آب گزیدہ تھے سب کے سب
دریا کے رخ بدلتے ہی تیراک ہوگئے

سورج دماغ لوگ بھی ابلاغِ فکر میں
زلفِ شبِ فراق کے پیچاک ہوگئے

جب بھی غریبِ شہر سے کچھ گفتگو ہوئی
لہجے ہوائے شام کے نمناک ہوگئے

لفظ و معنی

عذاب	۔	سزا، کسی گناہ کی سزا
بسر کرنا	۔	گزارنا، بتانا
ساعت	۔	لمحہ
دید	۔	دیکھنا
عارض	۔	رخسار، گال
اولیں	۔	پہلا، سب سے پہلا
گلنار	۔	انار کا پھول، لال پھول
حجاب	۔	پردہ
شاداب	۔	تر و تازہ
غیر ممکن	۔	ناممکن، نہ ہونے والا
تشنگی	۔	پیاس
سراب	۔	دھوکا، ریگستان میں جو ریت چمکتی ہے، وہ چمک دور سے پانی کے چشمے کی طرح دکھائی دیتی ہے یعنی اس پر پانی کا گمان یا دھوکا ہوتا ہے۔ اسی کو سراب کہتے ہیں۔
شمار	۔	گنتی
شیلف	۔	الماری
معیار	۔	انداز
شوخ	۔	چنچل
گاہے گاہے	۔	کبھی کبھی
ہجر	۔	جدائی
شب	۔	رات
خوش بو	۔	اچھی مہک
تن	۔	بدن، جسم

سفاک	-	بے درد، بے رحم
خبر	-	پتہ، علم
چاہ	-	چاہت، طلب، خواہش
بلندوبالا	-	اونچا
شجر	-	درخت
ضد	-	اصرار
شہ	-	اشارہ
بے باک	-	بے جھجک
آب گزیدہ	-	پانی کا مارا ہوا، کاٹا ہوا
تیراک	-	تیرنے والا
سورج دماغ	-	روشن دماغ
ابلاغ	-	پہنچانا، منتقل کرنا، اپنی بات یا خیال کو دوسروں تک پہنچانا
ابلاغ فکر	-	اپنی فکر کو دوسروں تک پہنچانا
پیچاک	-	گرہ، الجھن
زلف	-	لمبے بال، گیسو
غریب شہر	-	پردیسی
فراق	-	جدائی، ہجر

آپ نے پڑھا

- آپ نے شامل نصاب پروین شاکر کی دو غزلوں کا مطالعہ کیا جن میں پہلی غزل آٹھ اور دوسری غزل نو اشعار پر مشتمل ہے جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ پروین شاکر کی شاعری میں عورتوں کے جذبات بہت ہی شدت کے ساتھ اور فطری انداز میں پیش ہوئے ہیں، ان دونوں غزلوں کے مطالعہ سے ان خیالات کو تقویت مل جاتی ہے۔ عشق و محبت کے حوالے سے ان غزلوں میں جن جذبات واحساسات کی ترجمانی کی گئی ہے ان میں درد، کسک، ٹیس اور کرب کو بہ آسانی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ان میں ذرا بھی تصنع نہیں بلکہ یہ شاعرہ کے اپنے دل کی حقیقی اور فطری آواز معلوم

ہوتی ہے۔جس سے بخوبی یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ پروین شاکر کی شاعری دراصل ان کی ناکام محبت کی ترجمانی کا دوسرا نام ہے۔ ایک اور خاص بات جو پروین شاکر کی ان غزلوں کے مطالعہ سے اجاگر ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ پروین شاکر اپنے جذبات واحساسات کو، حسرت و ہیجان کو، ہجر و انتظار کو اور محبوب کی بے وفائی اور بے مروتی کو کچھ اس انداز سے شعری پیکر عطا کرتی ہیں کہ ایک طرف جہاں ان کی شاعری اپنے جذبات کی کہانی معلوم ہوتی ہے وہیں دوسری طرف انہیں کی طرح محبت کی ماری دوسری خواتین کی دلی کیفیات کی ترجمانی نظر آتی ہے۔اس طرح پروین شاکر ایسی ہی عورتوں کی ایک نمائندہ شاعرہ کے طور پر ابھر کر منظر عام پر آئی ہیں۔ایسی نمائندہ جو محبت میں ناکام ہونے کے باوجود، زندگی سے راہ فرار اختیار نہیں کرتیں بلکہ نرم اور مدھم نسوانی لہجہ کے باوجود نسوانی تحریک کی مضبوط علمبرداری کرتی ہیں۔

مختصر ترین سوالات

1. پروین شاکر کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟
2. پروین شاکر کہاں پیدا ہوئیں؟
3. پروین شاکر کے اسلاف کا وطن کہاں ہے؟
4. پروین شاکر کے والد کا نام بتائیے۔
5. پروین شاکر کے والد ہجرت کر کے کہاں گئے؟
6. پروین شاکر کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی؟
7. پروین شاکر نے میٹرک کا امتحان کس اسکول سے پاس کیا؟
8. بی اے کی تعلیم پروین شاکر نے کس کالج میں حاصل کی؟
9. کراچی یونی ورسٹی سے انہوں نے کس کس سبجکٹ میں ایم اے کیا؟
10. ہارورڈ یونی ورسٹی، امریکہ سے پروین شاکر نے کس سبجکٹ میں ایم اے کیا؟

مختصر سوالات

1. پروین شاکر کی سوانح پر پانچ جملے لکھئے۔
2. اپنی یاد سے پروین شاکر کا کوئی ایک شعر لکھئے۔

3. پروین شاکر کی ازدواجی زندگی مختصراً بیان کیجیے۔

4. پروین شاکر کی شاعری پر پانچ جملے لکھیے۔

طویل سوالات

1. پروین شاکر کا تفصیلی تعارف پیش کیجیے۔

2. پروین شاکر کی شاعری میں کس طرح کے جذبات شدت کے ساتھ ابھرے ہیں؟

3. نصاب میں شامل پروین شاکر کی کسی ایک غزل کے ادبی محاسن پر روشنی ڈالیے۔

4. جل چکے ہیں مرے خیمے مرے خوابوں کی طرح راکھ کے ڈھیر پہ اب رات بسر کرنی ہے

اس حزنیہ شعر کی تشریح کیجیے۔

آیئے، کچھ کریں

1. پروین شاکر کے شعری مجموعوں کی ایک فہرست تیار کیجیے۔

2. اپنے استاد سے کچھ اور شاعرات کے نام دریافت کیجیے۔